مولانا حافظ شیخ کلیم اللہ عمری مدنی ★

عیدالفطر کا پیغام

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَخَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (سورۂ یونس: ۵۸)

کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اُس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (الحشر: ۱۹)

''ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلایا تو اللہ نے انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا'' (الحشر ۱۹)

خود فراموشی، خدا فراموشی کا نتیجہ ہے اس کا علاج صرف خدا شناسی اور خدا طلبی ہے، انکار کے بجائے اقرار و ایمان، بغاوت کے بجائے اطاعت و فرمانبرداری، اللہ سے بھاگنے کے بجائے اللہ کی طرف بھاگنا۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الذاریات: ۵۰)

''پس تم اللہ کی طرف دوڑ لگاؤ (یعنی رجوع کرو)''

عید سعید اس خوش نصیب کے لیے ہے جو اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرے اور اس کی نافرمانیوں سے بچے۔ نیز عید اس کے لیے ہے جو نماز اور روزہ کا پابند رہا ذکر الٰہی کے ساتھ شب بیداری میں مشغول رہا اور آئندہ بھی اسی طرح پابند شریعت رہنے کا عزم مصمم ہو۔ عقلمند اور ہوشیار وہ شخص ہے جو اپنے رب کی خوشنودی کی تلاش میں رہتا ہے مزید اطاعت کے دروازوں کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے جب کہ نادان لہو و لعب کے ساتھ مگن رہتا ہے یہاں تک کہ نیکیاں ضائع

★ استاذ مفتی جامعہ دار السلام عمر آباد

کرلیتا ہے بنائی ہوئی عمارت خود اپنے ہاتھ سے گرا دیتا ہے۔

حسن بصریؒ کا فرمان ہے ہر وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ کی معصیت نہ ہو وہ بھی عید کا دن ہے اور ہر وہ دن جس میں ایک مومن اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے ذکر واذکار میں مشغول ہوکر وقت گذارتا ہے وہ وقت بھی عید ہی عید ہے۔ عید اس کی نہیں جس نے نئے لباس زیب تن کر لئے بلکہ عید اس کی ہے جس کی اطاعت وفرمانبرداری میں ترقی ہو۔ حقیقی عید اس کی ہے جس کے گناہ معاف ہوجائیں اور اسے دارلسلام (جنت) میں داخلہ کی خوشخبری ملے۔ عید اس کی نہیں ہے جو دنیا طلبی میں مال ومتاع درہم ودینار کے چکر میں حلال وحرام کی تمیز کو بالائے طاق رکھ چکا ہو بلکہ حقیقی عید تو اس کی ہے جو اپنی آخرت سنوارنے کی فکر میں ہو اور دنیاداروں سے مرعوب ہوئے بغیر جنت کی طلب میں عمل کرتا چلا جاتا ہو۔

عید کی حقیقی خوشیاں ان خوش نصیبوں کے لیے ہیں جو اپنے ضرورت مند بھائیوں کی ضرورتوں کی تکمیل کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی خوشیوں میں اُن کو شریک کرتے ہیں، سچ فرمایا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کے کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ وہی عمل عنداللہ مقبول ہے جو ریاکاری سے خالی ہو اور دوامی طور پر کیا جائے اگر چہ کہ وہ عمل عمل قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ عمل کی قبولیت کی دلیل یہ بھی ہے کہ حسن عمل میں مداومت ہو اور عملی اعتبار سے اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ بہتر تبدیلی ظاہر ہو۔ مسلمانوں کی اجتماعیت کے اہم مظاہر حج، عیدین، پنج وقتہ نمازیں، جمعہ اور جہاد جیسی عبادتیں ہیں، جن کے لیے اجتماعیت ضروری ہے اور اجتماعیت کے بغیر مذکورہ عبادات پوری نہیں ہوں گی۔

عیدین اجتماعیت کا سبق دیتی ہیں۔ تنہا ایک آدمی چاند دیکھ کر عید اپنے طور پر نہیں منا سکتا بلکہ اسے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازوں کی ادائیگی کے لیے لوگوں کی غالب اکثریت کی موافقت ضروری ہے دو چار افراد کا جماعت سے الگ ہوکر روزہ شروع کر دینا یا عید منانا روزہ ہے اور نہ ہی وہ عید ہے۔ اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے حدیث مذکور کے بارے میں فرمایا۔

صَوْمِكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَفَطْرِكُمْ يَوْمَ يُفْطِرُوْنَ۔ (ابوداؤد) فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيْثَ. فقال: "إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الصَّوْمِ وَ الْفَطْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَ عَظْمِ النَّاسِ"۔ (فتاویٰ ۲۵/ ۱۱۵)۔ یعنی روزہ اور عید جماعت اور لوگوں کی اکثریت کے

ساتھ ہی معتبر ہے۔ امت محمدیہ تمام فقہی، گروہی اور مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر عقیدہ کی بنیاد (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پر متحد ہوں۔ اخوت ایمانی کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں ایمان کا رشتہ سب سے مضبوط اور محکم رشتہ ہے اس کی حفاظت ہم پر واجب ہے۔

عید مسلمانوں کے لیے ایک عبادت اور شکر کا طریقہ ہے جو صرف رؤیت بصریہ پر ہی منحصر ہے۔ کوئی میلا نہیں ہے کہ وقت سے پہلے ہی تقویم کے ذریعہ اس کا اعلان کر دیا جائے اور نہ یہ ممکن ہے کہ شمسی تاریخوں کی طرح قمری شرعی تقویم کیلنڈر بنایا جائے اسی کی بنیاد پر سب کا عمل ہو۔ اس لیے کہ نبی کریمؐ نے صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ رؤیت ہی کی بنیاد پر کوئی مہینہ 29 کا ہوگا اور کوئی مہینہ 30 کا ہوگا۔ اور یہ کس مہینہ میں 29 اور کس مہینے میں 30 کا ہوگا اس کی تحدید نہیں کی گئی۔ جب عالم اسلام میں نمازوں کے اوقات میں فرق و تفاوت کو وحدت کے منافی نہیں سمجھا جاتا ہے تو رؤیت ہلال کے حساب سے الگ الگ دن عیدیں اور رمضان کے آغاز کو عالم اسلام کی وحدت کے منافی کیوں سمجھا جا رہا ہے۔ یہ نظریہ سرے سے غلط ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ دیگر اسلامی اور غیر اسلامی ممالک روزہ رکھیں اور عید منائیں۔ رؤیت ہلال کا مسئلہ قدرت کی جانب سے مقرر کردہ نظام ہے اس میں انسان بے بس ہے اور وہ شریعت کا پابند ہے ہمیں چاہئے کہ فکر و نظر کو شریعت کے تابع بنائیں نہ کہ اپنے بنائے ہوئے افکار و نظریات کی تائید کے لیے شریعت سے دلائل جمع کرنے کی کوشش کریں۔ عید کا پیغام یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں ہماری اجتماعیت کا شیرازہ بکھرنے نہ پائے ہماری صفوں میں اتحاد ضروری ہے جس طرح نمازوں میں صفوں کی درستگی سے نماز درست ہوتی ہے اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارا اتحاد قابل ذکر ہو تب ہی ہم دنیا میں سرخ رو ہوں گے۔ جس طرح صفوں کے مابین رنگ و نسل ملک وطن کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اسی طرح ہم مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں مل جل کر اتفاق و اتحاد کے نمونے پیش کریں۔

عالم اسلام کے لیے عید کا پیغام یہ ہے کلمہ کی بنیاد پر متحد رہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے رفیق بنیں دشمن ہمیں فریق بنا کر ہمارے درمیان جنگ چھیڑنا چاہتا ہے ہماری طاقت کو ختم کرنا چاہتا ہے اور ہماری صفوں میں دراڑیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں عید کی صحیح اور سچی خوشی نصیب ہو اور عمل صالح کی توفیق ملے اور رمضان مبارک کی نیکیاں قبول ہوں۔ ★★★